NAME OF THE CANDIDATE:	ABDUL KARIM RIZVAN
NAME OF THE SUPERVISOR:	DR. NADIM AHMAD
DEPARTMENT:	URDU
TITLE:	KANAHIYALAL KAPOOR: HAYAT AUR KHIDMAAT

ABSTRACT

کنہیالال کپور بیسوی صدی کی چوتھی دہائی میں اردو زبان وادب کے طنزیہ اور مزاحیہ ادب میں ایک پیروڈی نگار کی حیثیت سے داخل ہوئے؛ مگر جلد ہی انہوں نے ظریفانہ ادب سے قریب تر تمام نثری اصناف میں اپنی الگ شناخت قائم کی۔ انہوں نے انشائیے، خاکے، فکاہیہ کالم، مضامین اور پیروڈی سبھی کچھ لکھا۔ سب میں اپنی جدت پسند طبیعت اور خلاقانہ صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے انہیں ایک نیا رنگ و آہنگ عطا کیا۔ کنہیالال کپور ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے مگر اپنی محنت و مشقت کے باعث اعلیٰ تعلیم سے آراستہ ہوکر انگریزی ادب کے معلم کے فرائض ادا کیے۔ وہ جس دور میں پیدا ہوئے وہ پورے طور سے ایک ہنگامہ خیز دور تھا۔ عالمی جنگیں اور تقسیم وطن جیسا منظرنامہ پیش نظر تھا۔ اس لیے انہوں نے اپنی آنکھوں سے درد و کرب کے حالات دیکھے۔ انہوں نے تجربات ومشاہدات کی روشنی میں انہیں ادبی سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی۔ ان کے ادبی شہ پاروں میں انسانی زندگی اور سماج کے لیے الفت ومحبت کے ساتھ مل کر رہنے کی تلقین دکھائی دیتی ہے، جس میں قومی یک جہتی کے تمام مناظر ان کی تخلیق میں نمایاں طور پر اظہر من الشمس ہیں۔

ان کی تخلیقات میں ازدواجی زندگی کے تعلقات سے لے کر بین الاقوامی سیاست تک، ایک فرد سے پورے سماج تک، مذہب سے لے کر ادبی تحریکات و نظریات تک حتیٰ کہ تمام شعبوں کی برائی کا فقدان ان کی نگارشات میں موجود ہے۔ جن میں ایک لطیف طنز ومزاح کے ذریعے عالم انسانیت بطور خاص ہندوستانی عوام و خواص کی اصلاح کے لیے سرمایہ بے بہا موجود ہے۔ ان کی تحریریں کسی خاص مذہب یا سیاسی نظریے کی حامل نہیں، انہوں نے جہاں ہندو مذہب کے غلط رسم ورواج، ذات پات، چھوا چھوت جیسے عناصر کو انسانیت کے لیے

مضر تصور کیا ہے؛ تو وہیں مسلمانوں میں غیر معیاری اور اندھی تقلید کا کھل کر مذاق بھی اڑایا ہے۔ اسی طرح جہاں انہوں نے عورتوں کے مسائل اٹھائے ہیں وہی مردوں کے بہت سے معاملات کو بھی حذف نہیں کیا۔ مشرق و مغرب کی تہذیبی کشمکش، اسکول، کالج کے طلبا اور ان کی تعلیم، پروفیسر، وکلا، ڈاکٹر، سیاست دان، دفتری، فلمیں، فلمی پرڈیوسر، دوا کی کمپنیاں، پڑوسیوں کے آپسی معاملات سبھی کچھ ان کی تحریروں میں زیر بحث ہیں۔ ان کی تحریروں میں جہاں سیاسی و سماجی شعور کی گہرائی دیکھنے کو ملتی ہے وہیں ان کی تحریروں میں ادبیت کے ساتھ اصلاح اور اصلاح کے ساتھ ادبیت کی چاشنی بھی ملتی ہے۔

انہوں نے اپنے دور کی ادبی تحریکات و رجحانات کے مثبت پہلوؤں کو سراہا ہے۔ اور اس کی تبلیغ بھی کی ہے۔ اور اس کے مضر پہلوؤں کے خلاف ایک منظم محاذ بھی قائم کیا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ ادب ہی وہ وسیلہ ہے جس کے ذریعے انسان اور انسانی زندگی کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ اپنے پیغام کو عام کرنے کے لیے طنزیہ و مزاحیہ لہجے کو اپنے فن کا مخصوص حصہ بنایا جس میں انشائیے، فکاہیے، کالم، پیروڈی جیسی اصناف کو فروغ دینے کے ساتھ اپنے مقصد کی بھی تکمیل کی ہے۔ ان کی سب سے بڑی خصوصیت ان کا سادہ، سلیس اسلوب ہے۔ جس میں پنجابی رنگ بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہ سادہ اور برجستہ انداز بیان انہیں اسلوبِ سر سید کے قریب کرتا ہے۔

کنہیا لال کپور کی حیات و خدمات کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان کی تحریریں اردو زبان کی طنزیہ و مزاحیہ ادب کا بہترین سرمایہ حیات ہے۔ اس لیے یہ کہنا مناسب ہو گا کنہیا لال کپور بیسویں صدی کے ان مقتدر طنز و مزاح نگاروں میں ایک ہیں جن کا نام لیے بغیر اردو زبان کے ظریفانہ ادب کی تاریخ کبھی مکمل نہیں ہو سکتی ہے۔